محمد عمر فاروق

گوانتاناموبے کے اسیرو......عید پھر گزر گئی ہے

اے گوانتاناموبے کے جزیرے پر قید اسلام کے مجاہدو! تمہیں کچھ خبر بھی ہے کہ عید الفطر کے بعد اب عید الضحیٰ بھی گزر چکی ہے۔ عالم اسلام عید کی خوشیوں میں مگن رہا۔ نئے ملبوسات پہنے گئے، عیدیاں بانٹی گئیں، حلوے تقسیم ہوئے اور سنتِ ابراہیمی کی ادائیگی کے بعد جی بھر کر گوشت شکموں میں اُتارا گیا۔

لیکن تمہیں کچھ پتہ چلے بھی تو کیونکر چلے؟ صلیبی غنڈوں نے تو تمہاری آنکھوں کو سیاہ چشموں سے ڈھانپ رکھا ہے کہ تم گردشِ لیل ونہار سے لاعلم رہو۔ کانوں میں روئی ٹھونس دی ہے کہ تم دور دراز کی خبر تو کیا، گردو پیش کی بھنک بھی نہ سن سکو، تمہاری گردنیں ٹانگوں کے ساتھ باندھ دی گئی ہیں کہ تم سر ہی نہ اٹھا سکو اور تمہیں آہنی پنجروں میں اس لیے مقید کیا گیا ہے کہ تمہیں سکون کی دو گھڑیاں بھی میسر نہ آسکیں۔ اور صبر آزما تشدد کے مراحل اس کے علاوہ ہیں تاکہ تم کبھی بھی ایسے ''جرائم'' کے ارتکاب کا تصور ہی نہ کر سکو۔ اس طرح تمہاری بصارتوں، سماعتوں، آرام وسکون اور نقل وحرکت کو معطل و ماؤف کر کے تمہیں جیتے جی زندگی سے محروم کر دیا گیا ہے اور تمہیں آبادیوں سے دور ایسے جزیرے پر لا کر رکھا گیا ہے کہ تم اپنے آپ کو ہی بھلا ڈالو، پھر ایسے دشتِ بے اماں میں عید کا گزر کہاں؟

اے اسیرانِ وفا! تمہیں کچھ بھی تو معلوم نہیں کہ تمہارے بعد دنیا کیا سے کیا ہوگئی ہے۔ لو سنو! امریکہ کا جادو پہلے سے کہیں زیادہ سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ عالم اسلام کے بے جان اور چٹختے وجود میں دراڑیں مزید گہری ہوگئی ہیں۔ عراق نصرانیوں اور صیہونیوں کی نوکِ سناں پر ہے اور ہم عراق کی اخلاقی حمایت سے بھی دست کش ہو چکے ہیں۔ ''سب سے پہلے پاکستان'' کا نعرہ شدت سے گونج رہا ہے اور عراق کے بعد سب سے پہلے ہماری باری ہی آنے کو ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر غیروں کی آنکھوں میں کھٹکنے لگا ہے۔ ہمارا ایٹمی اثاثہ دشمنوں کی زد پر ہے۔ امریکہ میں پاکستانیوں کی رجسٹریشن ہو رہی ہے اور پاکستان کے اندر ایف بی آئی دندناتی پھر رہی ہے۔ مقامی وغیر مقامی سینکڑوں مسلمان ان کے عقوبت خانوں میں روح فرسا آزمائشوں سے گزر رہے ہیں اور رہنما ہیں کہ اقتدار کی غلام گردشوں میں گم ہو کر رہ گئے ہیں۔ خوف وہراس نے ان کے عزم وہمت کو سلب کر ڈالا ہے۔ جذبے سرد اور ولولے یخ بستہ ہیں اور غفلت کی ایسی نیند طاری ہے کہ جس کے آگے قبرستان کی خاموشی بھی ہیچ ہے۔ غداریوں کا موسم ہے کہ ختم ہونے میں نہیں آرہا اور تم ہو کہ پہلے سے بھی بڑھ کر یاد آنے

لگے ہو۔ تمہاری یاد کی خوشبو ہی مایوسیوں کے پت جھڑ میں گلابوں کی طرح دل و روح کو مہکاتی ہے۔

اے عزم واستقامت کے پہاڑو! تمہی سے بالیقیں یہاں رنگِ چمن تھا، تم ہی خزاں رُتوں میں بہاروں کی نوید تھے۔ تم نے جرأت و دلاوری کا جو نقش سینۂ کائنات پر ثبت کیا ہے' آج وہ فرزندانِ اسلام کا نشانِ راہ ٹھہرا ہے۔ تم نے سامراجی قوتوں کے آگے سرنگوں نہ ہو کر' اسلام کا سر فخر سے بلند تر کر دیا ہے، ہماری مسلم قیادتیں کسی فرعون کی غلامی کا طوق 'بصد شوق اپنے گلے میں لٹکائیں' لیکن تمہارے کردار و عمل نے تاریخ حریت کا جو زریں باب رقم کیا ہے' وہ حریتِ فکر و عمل کے متوالوں کا روشن نصاب بن گیا ہے۔ تم نے باطل کی سفاکی کو اپنی ناتواں جانوں پر سہہ کر' ملت اسلامیہ میں جو روحِ عمل پھونکی ہے۔ اس کا عملی مشاہدہ دنیا بھر میں امریکی و برطانوی استبداد سے شدید ترین نفرت کی شکل میں بخوبی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ تمہارے ایثار و قربانی کا ہی نتیجہ ہے کہ اب مسلمان امریکی و صیہونی مصنوعات کا بائیکاٹ کر رہے ہیں' جس سے ان کی کمپنیاں دیوالیہ ہونے لگی ہیں اور ان کی معیشت کو اربوں ڈالر خسارے کا سامنا ہے۔

بخدا تمہی کامیاب ہو، کامران و کامگار ہو، تم پابندِ سلاسل رہ کر بھی اسلام دشمنوں کی ناکامیوں کا باعث بن رہے ہو۔ تمہاری استقامت نے امتِ مسلمہ کو جو اعتماد و حوصلہ بخشا ہے' اس کا ثمر ہے کہ دنیائے اسلام کے حکمران عراق کے مسئلے پر خلیجی جنگ کے برعکس امریکہ کا ساتھ دینے سے گریزاں ہیں، امریکہ اب تنہا ہوتا جا رہا ہے اور عراق سے ٹکرانے کے بعد امریکہ کی زوال پذیری کو روکنا کس کے بس میں ہوگا؟

عید آئی اور دل کھول کر' خوشیوں کے شادیانے بجائے گئے' مگر سامراجیوں کی غلامی کا پٹا گردنوں میں ڈال کر بے روح جسموں کے ساتھ کھوکھلے قہقہے بلند کرنا اور غیروں کے حضور جھک جھک کر کبڑے ہو جانے والے اپنے کوڑھ زدہ وجود پر ریشم و حریر کے ملبوسات سجا لینا عید نہیں وعید ہے۔

اے گوانتانا موبے میں محبوس درویش صفت مجاہدو! عید مبارک کے سزاوار صرف تم ہی تو ہو، تمہارے مقدس جسموں سے لٹکا ہوا کپڑے کا ایک ایک چیتھڑا' غلامی کے حریر و پرنیاں کے ملبوسات سے کروڑوں گنا بڑھ کر قیمتی ہے، انمول ہے۔ تم نے اس گئے گزرے دور میں جینے کا یہ شعور بخشا ہے کہ مومن کی زندگی کا حقیقی مقصد غیر اللہ کی غلامی سے دوٹوک انکار ہے اور اگر زندگی غیروں کے دستِ نگر ہو کر ہی بسر کرنی ہے تو پھر عید عرب میں گزرے یا واشنگٹن میں' محض نمود ہے، نمائش ہے۔

شکوہِ عید کا منکر نہیں ہوں میں لیکن
قبول ِ حق ہیں فقط مردِ حر کی تکبیریں